فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین ﴾ "کہہ دیجیے: لوگو! اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔ اگر یہ لوگ منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے لوگوں سے محبت نہیں رکھتا"۔ (آل عمران۔ ۳۲)

[۲]۔ رسول اللہ ﷺ کے عطا کردہ احکامات واجب العمل ہیں: ﴿وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب ﴾ "رسول ﷺ جو اوامر تمہیں دیتے ہیں، انہیں تھام لو اور جن امور سے منع کرتے ہیں، ان سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، ورنہ اللہ یقیناً سخت سزا دینے والا ہے۔" (الحشر۔ ۷)

[۳]۔ رسول اللہ ﷺ کے اوامر کی مخالفت، قرار واقعی دردناک عذاب کو دعوت دیتی ہے: ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن أمرہ أن تصیبھم فتنۃ أو یصیبھم عذاب ألیم ﴾ "وہ لوگ چوکنا رہیں جو اس (رسول اللہ ﷺ) کے اوامر کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں ان پر بڑا فتنہ یا دردناک عذاب نہ آن پڑے"۔ (النور۔ ۶۳)

[۴]۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں "الفتنۃ الشرك، لعلہ إذا رد بعض قول النبی ﷺ أن یقع فی قلبہ شیٔ من الزیغ فیھلک" یہاں فتنہ سے مراد شرک ہے، ممکن ہے کہ رسول ﷺ کے بعض فرمودات کو مسترد کرنے کے نتیجے میں اس کے دل میں کچھ اور ٹیڑھا پن در آئے اور وہ گرفتار عذاب ہو کر ہلاک ہو جائے"۔

[۴]۔ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے بغیر، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ جھوٹ ہے ﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم﴾ "آپ کہہ دیجیے! اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت رکھے گا اور گناہ بھی بخشے گا"۔ (آل عمران۔ ۳۱)

آیت ہذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی کسوٹی، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو قرار دیا گیا ہے۔ اطاعت کے بغیر صرف زبانی جمع خرچ کچھ مفید نہ ہوگا۔

إن المحب لمن یحب مطیع

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

قسط : 7

ارض بلتستان

محمد اسماعیل فضلی

بودھوں کے تہوار

ستروپ لا:

بودھوں کے قومی تہواروں میں "ستروپ لا" کا تہوار بہار کے اختتام اور نئی فصل میں دانہ لگنے پر منایا جاتا ہے۔اس روز عزیزو اقارب' خاص طور پر داماد، بہنوی بمعہ اہل خانہ کی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس دعوت میں خصوصی ڈش "**Bring guest**" پیش کی جاتی ہے۔ Bring Guest بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ستو گوندکر موٹی روٹی جیسی شکل دی جاتی ہے،اس میں نمک وتازہ مصالحہ جات حسب ذائقہ ڈالا جاتا ہے،اوراس پر تازہ دیسی مکھن لیپ پوت کر کے چھری سے ٹکڑے کر دیے جاتے ہیں۔یہ رسم آج بھی جاری ہے اور خاص مہمانوں کی آمد پر مہمان نوازی کا آغاز اسی ڈش سے کیا جاتا ہے۔اس موسم کو"رگیاپلواسکر بوچن" کے دور میں کافی عروج حاصل ہوا۔ستروپ کی تہوار گونپوں میں ادا کی جاتی ہے۔سب سے پہلے علاقے کا"لاما" (مذہبی پیشوا) ایک لقمہ تناول کرتا،اس کے بعد ہر شخص کوکھانے کی اجازت ہوتی۔رات گئے عزیزو اقارب کودی جانے والی دعوت"مرزن" (ابلے ہوئے ستو یعنی کھاچی کے درمیان پگھلا ہوا مکھن ڈال کر) کھلایا جاتا۔گرم گھی میں جو کی تازہ فصل سے کھرچے ہوئے سبز دانے ڈال دیے جاتے۔ کاچو سکندر رقمطراز ہے کہ اسی دن شہتوت کا پھل بھی گونپوں میں لایا جاتا۔اس کے بعد شہتوت کھانے کی عام اجازت ہوتی تھی۔اس رسم کی ادائیگی سے قبل شہتوت کھانا نہایت معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ ضیافت کے اختتام پر چہ اناث وچہ ذکور' سب چوپال میں جمع ہوتے اورڈھول باجے اورگانوں کی محفل سجا کر"لہا" (دیوتا) کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی' تاکہ فصل اچھی ہو۔اس محفل میں مارخور اور کتے کا کھیل کھیلا جاتا۔ یہ محفل پو پھٹنے تک جاری رہتی۔

لوسر:

یہ سب سے بڑا میلہ ہے۔زمانہ قدیم میں یہ تہوار نوروز (21 مارچ) کے دن منایا جاتا تھا۔مگر جمیا نگ نمگیل کے عہد میں سیاسی مقاصد کے تحت یہ تہوار دو ماہ قبل منانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔معززین اورعوام رگیالپو (بادشاہ) کے محل میں حاضر

ہوتے۔ سہ پہر کو رگیالپو اپنے محل سے جلوہ افروز ہوتا۔ محافظوں کا خصوصی دستہ اس کی معیت میں رواں دواں ہوتا۔ قریبی چھورتن پر بودھوں کو نذر دی جاتی، یہ اس مذہب کے عقیدے کے مطابق "لہا" کی رضامندی کا سبب شمار کیا جاتا تھا۔ رات کے وقت چراغاں کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ بودھوں کے عقیدے کے مطابق اس تہوار میں شرکت کے لیے بڑے بودھ کی معیت میں چھوٹے بودھ (معبودان) قافلہ در قافلہ زمین پر اترتے ہیں۔ بودھوں کا یہ تہوار دس دنوں تک جاری رہتا۔ دسویں دن علاقے کے سربراہ کے گھر میں اہل علاقہ مل کر ضیافت کا اہتمام کرتے، وہاں سے ایک شخص شمعدان لے کر باہر نکلتا۔ اس کی دیکھا دیکھی ہر گھر سے ایک ایک شمع بردار نمودار ہوتا۔ یہ تمام مشعل بردار مختلف راستوں اور پگڈنڈیوں سے ہوتے ہوئے ایک خاص مقام پر جمع ہوتے۔ ہر قوم و محلے کے لیے مخصوص راستہ ہوتا۔ یہ شمعدان ایک خاص لکڑی "شوکپا" سے تیار کیا جاتا، اور اس پر خوبانی کا تیل چھڑک دیا جاتا۔ ہندوؤں کے "ہولی" کے تہوار سے ملتی جلتی اس رسم کا اختتام ایک مقررہ بلند مقام پر مشعلوں کے گرانے پر ہوتا۔ اگلے دن ہر گھر میں حسبِ استطاعت جشن منایا جاتا۔ عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے گھر سالِ نو کی مبارک باد دینے جاتے۔ راقم کے استاد دیبگو محبوب علی خان کے مطابق معززین و ممتاز شخصیتیں اپنی اپنی بساط کے مطابق گاؤں والوں سے تحائف جمع کر کے راجہ کے دربار میں پیش کرتے تھے۔ راجہ اپنے تخت پر متمکن ہو کر ہر گاؤں کے نمائندوں سے باری باری تحائف وصول کرتا۔ یہ افراد راجہ کے دربار میں عقیدت کے پھول نچھاور کرتے اور لاما کا قدم پکڑ کر سوانگ بھری جاتی دربار میں درجہ بدرجہ بیٹھے لوگوں کو ضیافت دی جاتی۔ ضیافت کے اختتام پر تحائف میں سے لاما اپنا اور گونپہ کا حصہ لے کر گونپہ چلا جاتا، اگلے دو دن گھوڑ دوڑ، پولو اور شعبدہ بازی وغیرہ کے مظاہروں کے لیے وقف ہوتے۔ صبح راج محل کے گرداگرد لوگ جمع ہوتے۔ جب راجہ محل سے باہر قدم رنجہ ہوتا، تو سازندے خاص ساز بجاتے۔ سازندوں کے جھرمٹ میں شغرن (پولو گراؤنڈ) میں پہنچتے اور تیراندازی، نیزہ بازی اور تیغ زنی کے کھیل سے میلے کی ابتدا ہوتی۔ ہر کھیل ایک خاص ساز سے شروع ہوتا۔ دن کا اختتام بودھوں کی سواگت پر ہوتا تھا۔ اگلے دن دھوپ نکلنے سے پہلے لوگ راج محل کے گیٹ پر جمع ہوتے۔ جونہی سورج نقاب اتار کر اپنا رخِ روشن روئے زمین پر پھیلاتا، لاما حضرات اپنے اپنے دیوتاؤں کے چہرے کا ماسک لگا کر ایک مخصوص لباس میں ملبوس مذہبی رسوم ادا کرنے کے لیے مجمع میں جلوہ افروز ہوتے، تو سب سے پہلے راجہ سجدہ ریز ہو جاتا، اس کی دیکھا دیکھی تمام مجمع زمین بوس ہو جاتا۔ سجدے سے سر اٹھا کر "ڈیول ڈانس" (Daval Dance) ہوتا۔ دور دور سے مرد و زن اس میں شرکت کے لیے حاضر ہوتے۔ راجہ بمعہ شاہی خاندان غرفۂ نظارہ سے لطف اندوز ہوتے۔ سہ پہر کو لاما اپنے تیار کردہ سامان کے ساتھ جلوس کی قیادت کرتا اور گلیوں و بازاروں سے گزرتے ہوئے مخصوص میدان میں پہنچ کر دائرے کی صورت اختیار کرتے۔

رگیالپو محل سے اترتا اور دائرے کے بیچ میں مخصوص نشست پر رونق افروز ہوتا۔ (رگیالپو الدے نمگیل دوم ایسی ہی ایک تقریب میں لاماؤں کے ہاتھوں قتل ہو گیا تھا۔) اختتامی روز لامائیں مہاتما بدھ کی مورتی پر جو پیتل یا سونے کی بنی ہوئی تھی، سال بھر جلتے رہنے والے چراغ کو مکھن سے پر کرتا، جہاں سال بھر گھی کا چراغ جلتا رہتا تھا۔

ختمِ کا گیور اور استن گیور:

مولوی حشمت اللہ کے بقول ''کا گیور'' 108 ضخیم جلدوں کی ایک کتاب ہے۔ جسے لھاسہ، لداخ اور تبت خورد (بلتستان) میں بدھ مت کی مقدس کتاب مانی جاتی تھی۔ ''استن گیور'' اس کی شرح ہے، جو تقریباً 202 جلدوں پر مشتمل ہے۔ بودھ عقائد میں ان کا ختم پڑھنا نہایت ثواب کا کام سمجھا جاتا۔ اس کا ختم عام آدمی کے بس کی بات نہ تھی۔ زمانہ قدیم میں اس کا اہتمام راجگان یا تبت کے شاہی خرچ پر ہوا کرتا تھا۔ بعد میں سرکار جموں وکشمیر سرکاری اخراجات پر اس کا اہتمام کرتی رہی، تاوقتیکہ 14 اگست 1948ء کو تبت خورد اسلامی جمہوریہ پاکستان کا حصہ بن گیا۔

سال کے دوسرے مہینے کی 5 سے 25 تاریخ کے درمیان لامائیں اور گونپے کسی کشادہ مکان یا وسیع وعریض ہال میں اکٹھے ہوتے، اور ختم قرآن کے انداز پر لامائیں اور گونپے ان کتب کو کم از کم 5 دنوں میں ختم کرتے تھے، جو استور ما کہلاتا تھا۔ جہاں مناسب مکان نہ ہوتا، تو ایک میدان میں جمع ہو جاتے، جو گاؤں کے قریب اسی مقصد کے لیے مخصوص کیا جاتا تھا۔ اختتامی دن لاماؤں کے تیار کردہ مذہبی سامان کو میدان میں جلا دیا جاتا تھا۔ جب تک یہ شعلہ دیتی رہے، حاضرینِ مجلس ساکت و جامد کھڑے دل ہی دل میں بودھوں سے حاجت روائی کی دعائیں مانگتے رہتے تھے، پھر ایک بڑے سینگ میں خون بھر کر ایک لمبے کھمبے سے لٹکا دیا جاتا تھا۔ انسانی صورت کا ایک بت پہاڑ کی ڈھلوان میں کھڑا کر دیا جاتا تھا، جنگی سورمائیں اس پر پانچ پانچ بار تیر اندازی کرتے۔ ہر نشانہ باز پہلے سینگ اور پھر بت پر تیر اندازی کی مشق کرتا۔ جب تیر نشانے پر بیٹھتا تو ان تمام چیزوں کو دفن کر دیتے تھے۔ بودھ عقائد کے مطابق یہ رسم بتوں کو خوش کرنے کے لیے انجام دی جاتی تھی، تاکہ سال کے باقی ایام خیر وعافیت سے گزر جائیں۔

لاماؤں کے فرقے:

دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح بدھ مت بھی لاماؤں کے ہاتھوں مختلف فرقوں میں بٹا ہوا ہے۔ درج ذیل فرقے لداخ لہاسا، بلتستان اور گرد و نواح میں رواج پا گئے، جہاں بدھ مت کے عقائد کا رسوخ رہا ہے۔ لاماؤں کے مابین فروعی و جزوی

اختلافات کی بنا پر یا حصول زر و دولت کی خاطر بدھ مت میں بھی فرقہ بندی نے جنم لیا۔مختلف لاماؤں نے جدا جدا فرقے بنا لیے، جوان کے گونپوں کے نام سے مشہور ہوگئے۔باعتبار لا مادرج ذیل فرقے وجود میں آئے:

۱) ڈوگپا: یہ پرانے خیال کا فرقہ مانا جاتا ہے۔اس کے لاما سرخ لباس اور سرخ ٹوپی پہنتے ہیں۔اس خیال کے گونپے ہمیس وغیرہ میں تھے۔

۲) سس کیا: یہ بھی پرانے خیالات کا فرقہ ہے۔اس کے لاما سرخ ٹوپی پہنتے ہیں۔اس فرقے کا صرف ایک گونپا ماٹھو تھا۔

۳) اسنگما: انتہائی قدیم خیال کا فرقہ ہے۔اس کے لاما لال ٹوپی پہنتے ہیں۔اس کا گونپا ٹیک ٹیک کے نام سے معروف ہے۔

۴) لوڈوک: اس خیال کا فرقہ اور ڈوگپا خیال کے فرقے میں قدرے مماثلت پائی جاتی ہے۔اور یہ گونپا استغنا کے پیرو ہیں۔

۵) ڈی کونگ: قدیم خیالات کا حامل فرقہ مانا جاتا ہے۔لال ٹوپی اور سبز رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں۔یہ گونپے پھیانگ اور یورو کے مقلد ہیں۔

٦) گیلدن: یہ جدید خیالات کا حامل فرقہ ہے۔اس کے لاما سرخ لباس اور زرد ٹوپی پہنتے ہیں اور چمڑے کا جبہ ان کی خصوصیت ہے۔یہ گونپے پیتوک ٹھکسے، لیکیر، وسکٹ اور ریز دنگ کے پیروکار ہیں۔

گونپوں کے سالانہ میلے اور بدھ مت کے عقائد:

مختلف گونپے سالانہ میلے منا کر لوگوں کو دیوی اور دیوتاؤں کا درشن (زیارت) کراتے تھے۔ہر گونپہ ملتے جلتے رسومات ادا کرتا تھا۔گونپوں کے صدر دروازے کے سامنے کشادہ صحن کے تین اطراف میں وسیع و عریض برآمدے ہوا کرتے تھے۔ایک برآمدے میں جہاں مخصوص دروازہ ہوتا تھا، لاماؤں کے لیے رتبے کے لحاظ سے نشست تیار کی جاتی تھی۔دوسرے برآمدے میں سازندوں کے لیے جگہ تیار کی جاتی تھی۔تمام سازندے ایک قطار میں تیار بیٹھتے تھے۔

بڑے لاما کے اشارے پر سازندے ساز بجاتے، تب مختلف دروازوں سے مردوزن لامائیں بھڑ کیلے اور چست ریشمی لباس زیب تن کیے مختلف جانوروں کے چہرے چڑھا کر باجہ کی تال پر صحن کا چکر لگاتے، سب کی چال ڈھال ایک جیسی ہوتی تھی۔اس کے بعد مختلف گروہ نئی نئی وضع کے لباس اور چہروں میں نمودار ہوتے رہتے تھے۔حتیٰ کہ میلے کا اختتام ہوتا تھا۔ دیوتاؤں کے درشن اور بتوں کو خوش کرنے کے لیے دور دراز سے مردوزن حاضر ہوتے تھے۔لوگوں کا جم غفیر اس قدر رہوتا کہ ہجوم کو سنبھالنے کے لیے مسلح گروہ تشکیل دینا پڑتا تھا۔ان میلوں میں مردوں سے زیادہ عورتوں میں جوش وخروش پایا جاتا تھا۔ معززین کے لیے نشست گاہوں کا الگ انتظام ہوتا تھا، جبکہ عام مردوزن کے اختلاط کی رسم قائم تھی۔درشن والوں کے قیام

وطعام کا انتظام گونپوں کے کارندوں کی ذمہ داری تھی۔ جس کے لیے عطیات یا چندے قریہ قریہ سے جمع کیے جاتے تھے۔ امراء کے قیام وطعام کا الگ انتظام تھا، جبکہ عام لوگ جہاں جگہ میسر آتی' یا درختوں کے سائے تلے بسیرا کرتے تھے۔

سب سے زیادہ شہرت گونپہ ہمیس کے میلے کو حاصل تھا۔ کیونکہ یہ میلہ بہار کے جوبن پر منایا جاتا تھا۔ اور غیر اقوام کے سیاح بڑے شوق سے لطف اندوزی کرنے آتے تھے۔ اس میلے کا سامان راجہ گیاشس می پھم لہا سا سے چھین کر لایا تھا۔ گونپہ ماٹھو کا نغر انگ کے میلے میں لاماؤں کو دو ماہ قبل ریاضت میں مصروف رکھا جاتا تھا۔ بدھ عقیدے کے مطابق دیوتا دو ماہ کی ریاضت میں ان کے سروں پر ظہور پزیر ہوتا تھا۔ جب لہا کا ظہور ہوجاتا تو وہ مخصوص لباس میں ملبوس ہاتھ میں نیزہ اور ننگی تلوار لے کر بحالت جوش صحن میں نکلتے، باجے کی دھن پر تین چکر لگاتے، پھر چھت کی منڈیروں پر دوڑ لگاتے، چھتوں پر چھلانگیں لگاتے، یاتریوں کے درمیان چکر لگاتے تو لوگ ان سے اپنی مرادوں سے متعلق سوال کرتے، تو وہ مختصر اور جچا تلا جواب دیتے۔ وہ بعض خواص کو نیزہ یا تلوار عطا کرتے تھے، جو اگلے دن ریشمی کپڑے یا قیمتی جواہرات کے چڑھاوے کے ساتھ واپس کیا جاتا تھا۔ بعض گونپوں میں لاماؤں کی کمر سے اوپر تک ننگا ہوتا تھا، ان کی آنکھوں کے اوپر سیاہ موٹا کپڑا لٹک رہا ہوتا۔ بعض کے جائے ستر کے علاوہ تمام جسم ننگا ہوتا، ننگے بدن کو کالک یا سیاہی سے رنگا جاتا، پیٹ اور پیٹھ پر دیوی کے چہرے بناتے، جن کی تین آنکھیں ہوتیں، ہاتھوں میں عبادت کے لیے استعمال ہونے والی اشیاء لیے کمروں کا چکر لگاتے، سیڑھیاں چڑھتے اور اترتے، زائرین کے سوالات کا جواب دیتے، یہاں سے نکل کر ان لاماؤں کی قیادت میں چھورتن کا طواف کیا جاتا، وہ مخصوص انداز میں امراء سے بات چیت کرتے، جو ان کی عزت افزائی شمار ہوتی۔

کاچو محبوب علی خان نے بتایا کہ لداخ کے ایک ایسے تہوار میں جہاں میرا تعارف یبگو ناصر علی خان کے فرزند اور شہزادہ یبگو کھرچیلو سے ہوا، ایک لاما میرے قریب آئی، میں نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیا، میری دانست میں اس کا چہرہ بالکل بند تھا۔ مگر اسے راستہ چلنے میں کوئی دقت نہ ہوتی تھی، وہ گونپہ کے پر پیچ اور تنگ وتاریک اور نشیب وفراز راہوں پر یوں چل رہی تھی، جیسے وہ ریموٹ کنٹرولڈ ساحرہ ہو، وہ بے دھڑک دوڑتی' مگر کسی سے نہ ٹکراتی، چھتوں کے منڈیروں پر بے مُحابا دوڑتی، ایک چھت سے دوسری چھت پر چھلانگیں لگاتی، مگر کوئی لغزش نہ ہوتی۔

بدھ عقائد کے مطابق ان کی آنکھیں بالکل بند ہوتی ہیں، لیکن پیٹ اور پیٹھ پر بنے ہوئے چہروں کی آنکھیں اور کان دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ جب اس طرز کی شعبدہ بازیوں کا اختتام ہوتا ہے، تو ایک عمر رسیدہ لاما ان کے دل پر ہاتھ پھیرتا ہے، تو یہ شعبدہ باز لامائیں بے حس وحرکت اور ساکت وجامد ہوجاتے ہیں۔ بدھ مت کے عقائد کے مطابق لہا کے نزول کے